سوال

(154) بنکوں کی ملازمت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا چچا زاد بھائی بنک الجزیرہ میں ملازم ہے۔ کیا اس کے لیے یہ ملازمت جائز ہے یا نہیں؟ ہمیں فتویٰ دیجئے، اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا دے... میں نے اپنے بھائیوں سے سنا ہے کہ بنک کی ملازمت جائز نہیں۔'' (عمری۔ع۔ا۔جدہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سودی کاروبار کرنے والے بنکوں میں ملازمت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ کام گناہ اور سرکشی کے کاموں میں تعاون ہوتا ہے، جبکہ اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿ (المائدة: ۲)

''اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔''

اور یہ تو معلوم ہے کہ سود بہت بڑے بڑے گناہوں میں سے ہے۔ لہٰذا ایسے لوگوں سے تعاون جائز نہیں... نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں سب پر لعنت فرمائی ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ سب لوگ اس گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔''

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 144